سوال

(492)چند مختلف سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت کی خبر سنانے سے منع کرتے تھے کیا فوتگی کا اعلان کرنا درست ہے ؟

اگر عورت کے چہرے پر مونچھیں اگ آئیں تو کیا انہیں صاف کیا جاسکتا ہے ؟

کیا بچوں یا بڑوں کو برہنہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

عشاء کی نماز کے بعد دو نفل ادا کیے جاسکتے ہیں ؟

اگر زکوۃ کی مدت رمضان المبارک سے پہلے پوری ہو جائے تو کیا اسے رمضان المبارک میں ادا کرنے کے لئے روکا جاسکتا ہے تاکہ ثواب زیادہ ہو ؟

سوال درج کرنے سے حیا مانع ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں :

جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں :

دور جاہلیت میں رواج تھا کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے گلی کوچوں میں ڈھنڈورا پیٹا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے اعلانات سے منع فرمایا ہے۔ [مسند امام احمد، ص:۴۰۶، ج۵]

البتہ مسجد میں سادگی کے ساتھ فوتگی کی اطلاع اور نماز جنازہ کا اعلان کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے سربراہ حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی اطلاع

اوراس کے جنازہ کااعلان فرمایاتھا۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۴۱، ج۲]

مردوزن کے بال تین طرح کے ہوتے ہیں:

1۔ جن کے زائل کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے، مثلاً: مرد کی داڑھی اورمردوزن کے ابروؤں کے بال، انہیں زائل کرناحرام اورناجائز ہے۔

2۔ جن کازائل کرناشریعت میں مطلوب وپسندیدہ ہے، مثلاً: مردوزن کے موئے بغل وزیرناف اورمرد کی مونچھیں وغیرہ شریعت نے حکم دیا ہے کہ انہیں زائل کیاجائے۔

3۔ جن کے زائل یاباقی رکھنے کے متعلق شریعت نے سکوت اختیار فرمایا ہے، مثلاً: عورت کی داڑھی اوراس کی مونچھیں وغیرہ ان بالوں کے متعلق شریعت نے کوئی حکم نہیں دیا ہے، بلکہ انسان کے اپنے اختیار پرموقوف رکھا ہے، ایسی چیزوں کے متعلق شریعت کاقاعدہ ہے کہ وہ قابل معافی ہیں۔ ان کا عمل میں لانا، نہ لانادونوں برابرہیں۔ [ابوداؤد، الاطعمہ: ۳۸۰۰]

اب ان کے متعلق وجہ ترجیح تلاش کرناہوگی وہ یہ ہے کہ عورت کی داڑھی اورمونچھوں کے بال اس کے قدرتی نسوانی حسن میں باعث رکاوٹ ہیں، پھر عورت کی خلقت اورجبلت کے بھی خلاف ہیں۔ لہٰذاان زائد بالوں کازائل کرناہی شریعت میں مطلوب ہے۔ [واللہ اعلم]

شریعت نے نواقض وضوکی تعیین کردی ہے کسی کوبرہنہ دیکھنانواقض وضوسے نہیں ہے۔ شرمگاہ کوہاتھ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، اس لئے جوخواتین مدت رضاعت کے بعد بچوں کونہلاتی ہیں اگرصابن وغیرہ استعمال کرتے وقت ان کاہاتھ شرمگاہ کولگ جائے توانہیں نماز کے لئے نیاوضوکرناہوگا۔

عشاء کی نماز کے بعد دوسنت پڑھنے کااحادیث میں ذکر آیا ہے۔ دونفل اداکرنے کی صراحت کسی حدیث میں بیان نہیں ہے، ہاں، وتر کے بعد دورکعات اداکرنے کاحکم اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاعمل مبارک ملتا ہے۔ وہ بھی ہمیں کھڑے ہوکراداکرنے چاہییں، انہیں بیٹھ کراداکرناسنت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاانہیں بیٹھ کراداکرناآپ کاخاصہ ہے۔ اس کی تفصیل گزشتہ کسی فتویٰ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اگرمال، نصاب زکوۃ کوپہنچ جائے اوروہ ضروریات سے فاضل ہواوراس پرسال گزرجائے تواس میں زکوۃ واجب ہے۔ اگر کوئی زکوۃ کامستحق ضرورت مند ہے توفوراًاداکرناچاہیے۔ امید ہے کہ ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔ ہاں، اگرکوئی ضرورت مند وقتی طورپرسامنے نہیں ہے توثواب میں اضافہ کے پیش نظر اسے رمضان تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم بہتر ہے کہ جب بھی زکوۃ واجب ہوتوفوراًاس سے عہدہ برآہوجائے کیونکہ زندگی اورموت کے متعلق کسی کوعلم نہیں ہے وہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگرزکوۃ دیئے بغیراللہ کاپیغام اجل آگیاتواُخروی بازپرس کااندیشہ ہے۔

خاوند کوفطرت وشریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنی بیوی سے تمتع کرنے کی اجازت ہے۔ سوال میں ذکرکردہ صورت اگرچہ شریعت کے خلاف نہیں ہے، تاہم فطرت سے متصادم ضرورہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 486